

کے اقتصادی جائزے کی نمایاں جھلکیاں-جلد دوئم 2016-17

Posted On: 11 AUG 2017 7:15PM by PIB Delhi

نئی دہلی، 11 اگست -

مالی انتظام اور مالی باہمی عمل دخل

- 2016-17 کے دوران مرکزی حکومت کی مالی کارکردگی میں ٹیکس سے حاصل ہونے والے مالیئے، اہم اخراجات کی رفتار کا مستحکم رہنا اور غیر تنخواہ پنشن مالیاتی اخراجات کا استحکام شامل ہیں۔ یہ امتزاج ایسا تھا، جس نے حکومت کو 2016-17 کے دوران مالی خسارے کو مجموعی گھریلو پیداوار کے مقابلے میں 3.5 فیصد برقرار رکھنے میں مدد دی۔
- 2017-18 کا مرکزی بجٹ ایسا تھا، جس نے آہستہ روی کے ساتھ مالی استحکام کی جانب قدم بڑھایا۔ مالی خسارے کے بارے میں کیلئے توقع کی گئی ہے کہ یہ مجموعی گھریلو پیداوار کے مقابلے میں گھٹ کر 3.2 فیصد ہو جائے گا۔ ایف آر بی ایم فریم ورک کے تحت مجموعی گھریلو پیداوار کے مقابلے میں 3 فیصد خسارے کا نشانہ 2018-19 کیلئے مقرر کیا گیا ہے۔
- 2017-18 کا بجٹ ایسا تھا، جس نے ریلوے بجٹ کو مرکزی بجٹ میں ضم کرنے، مرکزی بجٹ کو تقریباً ایک ماہ مقدم کر کے یکم فروری کو پیش کرنے، آئندہ دو مالی برسوں کیلئے ہر ایک مطالبے کے سلسلے میں 'منصوبہ جاتی' اور 'غیر منصوبہ جاتی' اخراجات کی زمرہ بندی کے خاتمے، تخمینہ اخراجات کے سلسلے میں وسط مدتی اخراجات فریم ورک گوشوارے کی تشکیل نو (مالیاتی اور سرمایہ جاتی) سمیت متعدد ضابطہ جاتی اصلاحات متعارف کرائیں۔
- ان تمام اہم مالیاتی پالیسی پھل قدمیوں کے علاوہ ایک اہم چیز یہ رہی کہ یکم جولائی 2017 سے سازو سامان اور خدمات ٹیکس یعنی جی ایس ٹی متعارف کرایا گیا، جو مرکزی اور ریاستی سطح پر با لواسطہ ٹیکسوں کے ایک بڑے سلسلے پر احاطہ کرتا ہے اور اس نے بھارتی منڈیوں اور معیشت میں ایک ڈرامائی تبدیلی کا راستہ ہموار کر دیا۔

مالیاتی انتظام اور مالیاتی باہمی عمل دخل

- ریزرو بینک آف انڈیا نے 2016-17 کے دوران پالیسی کی شرحیں کم کر کے 50 فیصد تک کر دیں۔ تاہم اس نے اپنی مالیاتی پالیسی کے معاملے میں فروری 2017 میں شمولیت پر مبنی طریقہ کار کے بجائے غیر جانب دارانہ نظریہ اپنا لیا۔ اگست 2017 تک کا ریپورٹ 6.00 فیصد اور برعکس ریپورٹ 5.75 فیصد ہو گیا۔
- 9 نومبر 2016 کو مخصوص بینک نوٹوں کی قانونی حیثیت کے ختم کئے جانے کے بعد مالیاتی صورتحال میں اہم تبدیلی واقع ہوئی۔ 31 مارچ 2017 کو رائج الوقت کرنسی گھٹ کر 19.7 فیصد رہے گئی، جبکہ محفوظ سرمایہ 12.9 فیصد پر سمٹ گیا۔
- بینکوں سے اٹھایا جانے والا قرض کم ہوتا گیا۔ 2016-17 کے دوران مجموعی بینک قرض بقیہ جات ایک اوسط کے لحاظ سے 7 فیصد کے آس پاس رہ گیا۔ صنعت کو ملنے والا اوسط مجموعی بینک قرض 2016-17 کے مالی سال میں 0.2 فیصد تک سمٹ گیا۔
- معیشت کے کچھ شعبوں میں سست رو شرح نمو اور قرض کی افزودگی نے بینک کے اثاثوں کی کوالٹی پر اثر ڈالا، جو تشویش کا باعث ہے۔ ایس سی بی کا مجموعی منجمد پیشگی (جی این پی اے) کا ستمبر کا تناسب 2016 میں 9.2 فیصد کے مقابلے مارچ 2017 میں 9.5 فیصد ہو گیا۔
- پردھان منتری جن دھن یوجنا کے تحت مالی شمولیت کا عمل آگے بڑھ رہا ہے۔ پی ایم جے ڈی وائی کے تحت کھولے گئے زیرو بیلنس کے کھاتے، جو مارچ 2015 میں تقریباً 58 فیصد کے بقدر تھے، وہ دسمبر 2016 میں گھٹ کر 24 فیصد کے بقدر ہو گئے۔

قیمتیں اور افراط زر:

- گزشتہ تین برسوں کے دوران سی پی آئی ہیڈ لائن افراط زر میں قابل ذکر تخفیف واقع ہوئی۔ سی پی آئی افراط زر جون 2017 میں گھٹ کر سب سے کم یعنی 1.5 فیصد ہو گیا۔
- 2016-17 کے دوران تمام اشیاء کے گروپوں میں وسیع بنیاد پر تخفیف واقع ہوئی، جن میں سب سے اہم تخفیف خوراک کے معاملے میں دیکھی گئی۔
- خوراک افراط زر جو ماضی میں افراط زر کی اہم وجہ رہی ہے۔ دالوں کی بہم رسانی اور سبزیوں کی فراہمی کی بنیاد پر سال کے دوران کافی حد تک گھٹ گیا اور اس کے ساتھ ہی ساتھ بارش بھی معمول کے مطابق ہوئی۔ بنیادی افراط زر جو داخلی رجحانات کا مظہر ہوتا ہے۔ اس میں بھی گزشتہ چند مہینوں کے دوران تخفیف دیکھی گئی۔
- سی پی آئی اور ڈبلیو پی آئی افراط زر کے درمیان گزشتہ چند مہینوں میں تبدیلی دیکھی گئی۔
- زیادہ تر ریاستوں مرکز کے زیر انتظام علاقوں نے 2016-17 میں گزشتہ سال کے مقابلے میں سی پی آئی افراط زر میں تیکھی تخفیف کا مشاہدہ کیا۔
- 2016-17 کے دوران دیہی اور شہری دونوں مقامات کے افراط زر میں تخفیف دیکھی گئی اور دیہی اور شہری افراط زر کے مابین جو فرق واقع ہے، وہ حالیہ مہینوں میں کم ہوا ہے۔

موسمیاتی تبدیلی، ہمہ گیر ترقیات اور توانائی:

- بھارت نے 2 اکتوبر 2016 کو پیرس معاہدے کی توثیق کر دی۔ 2020 کے بعد آگے کی مدت کیلئے بھارت کا لائحہ عمل اس کے اپنے قومی طور پر طے کئے جانے والے تعاون (این ڈی سی) پر منحصر ہوگا۔
 - این ڈی سی کے اہداف، جو کی 2005 کی سطحوں کے مقابلے میں جی ڈی پی کے اخراج کی شدت کو 2030 تک گھٹا کر 35-33 فیصد کے طور پر مقرر کئے گئے ہیں، تنصیب شدہ برقی صلاحیت کے سلسلے میں غیر نامیاتی ایندھن پر مبنی بجلی پیداوار کی صلاحیت کو 2030 تک بڑھا کر 40 فیصد (مجموعی) پر لے جانے کیلئے مقرر کئے گئے اور اس کے ذریعے اضافی جنگلات اور جنگلاتی احاطے کے ذریعے 2030 تک اضافی طور پر کاربن گیس کے اخراج کو 3-2.5 جی ٹی سی او 2 ای تک لے جانے کا نشانہ مقرر کیا گیا ہے۔
 - کثیر پہلو سطح پر، بین الاقوامی برادری پیرس قاعدہ نامہ مرتب کرنے میں مصروف ہے، جس میں عمل اور تعاون، خدو خال اور این ڈی سی وغیرہ کیلئے پیرس معاہدے کے سلسلے میں ایک شفاف فریم ورک بنانے اور نافذ کرنے سے متعلق رہنما خطوط اور اصول شامل ہیں۔ قومی سطح پر بھارت کے این ڈی سی کے نفاذ کا لائحہ عمل تیار کیا جا رہا ہے اور اس کام کو انجام دینے کیلئے ایک نفاذ کمیٹی اور 6 ذیلی کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں۔ یہ کمیٹیاں متعلقہ تفصیلی این ڈی سی اہداف تیار کرنے میں مصروف ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ ان کے حصول کیلئے مخصوص پالیسیاں اور امور بھی مرتب کر رہی ہیں۔
 - بھارت نے قابل احیاء توانائی کے شعبے میں الولعزم اہداف مقرر کئے ہیں۔ اس سمت آگے بڑھتے ہوئے بھارت دنیا بھر میں سب سے بڑا قابل احیاء توانائی توسیع پروگرام نافذ کر رہا ہے، جس کے تحت مجموعی قابل احیاء توانائی صلاحیت 2022 تک بڑھا کر 175 جی ڈبلیو تک پہنچانے کا منصوبہ ہے۔ اس میں شمسی توانائی کا 100 جی ڈبلیو، ہوائی توانائی کا 60 جی ڈبلیو، حیاتیاتی توانائی کا 10 جی ڈبلیو اور چھوٹے پن بجلی اداروں کا 5 جی ڈبلیو حصہ شامل ہوگا۔
 - اس بات کی فوری ضرورت ہے کہ نادار افراد کو فوری طور پر زیادہ سے زیادہ اثر انگیزی کے حامل توانائی وسائل تک رسائی حاصل کرنے کا موقع فراہم کیا جائے۔ حکومت نے اس مسئلے کو حل کرنے کیلئے متعدد اسکیمیں مثلاً پردھان منتری اجولا یوجنا، پھل اسکیم، دین دیال اپادھیائے گرام جیوتی یوجنا وغیرہ نافذ کر رکھی ہیں۔ معیشت کے مختلف شعبوں میں متعدد خصوصی توجہ والی پھل قدمیاں کی گئی ہیں تاکہ مضر گیسوں کا کم سے کم اخراج ہو اور موسمیات کو متاثر کئے بغیر ترقی کا عمل جاری رہے۔
 - بھارت ترقی کے اس مرحلے میں ہے، جہاں اس کیلئے لازم ہے کہ وہ تیز رفتار بنیادوں پر آگے بڑھے اور اپنے شہریوں کی بڑی تعداد کو خط افلاس سے نیچے زندگی گزارنے کے حالات سے نجات دے کر اوپر اٹھا لے۔ آبادی کے ایک بڑے حصے کو توانائی کے معاملے میں جس محرومی کا سامنا ہے، وہ کافی بڑے پیمانے پر ہے۔ ایس ڈی جی 7 کا مقصد یہ ہے کہ سبھی کیلئے واجبی معتمد ہمہ گیر اور جدید توانائی وسائل فراہم کرائے جائیں۔
 - کوئلے اور قابل احیاء توانائی کی سماجی لاگت کا تجزیہ، جو اس باب میں شامل ہے، اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ قابل احیاء توانائی کیلئے زیادہ معاشرتی لاگت کی ضرورت ہو گی۔ ذخیرہ کرنے کی لاگت اور کوئلے پر مبنی بجلی سے متعلق اثاثوں کو الگ تھلگ کرنے سے لاگت زیادہ ہوتی ہے اور قابل احیاء توانائی پر مبنی بجلی کے سلسلے میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ یہ بات طے شدہ ہے کہ بھارت کیلئے اولین ہدف یہ ہے کہ وہ اپنی آبادی کو 100 فیصد توانائی رسائی کی سہولت فراہم کرائے اور ترقیاتی خسارے کے فاصلے کو کم کرے، اس کیلئے تمام تر توانائی وسائل کو بروئے کار لانا ہوگا۔
 - بھارتی مالی شعبے میں بھی متعدد اقدامات کئے گئے ہیں۔ قابل احیاء توانائی عنصر کے تحت مئی 2016 میں آر بی آئی کی جانب سے جاری کئے گئے نوٹیفکیشن کے مطابق ترجیحاتی شعبے کی لینڈنگ یعنی قرض فراہمی کیلئے، شمسی توانائی پر مبنی پاور جنریٹروں کے قیام کیلئے، بایو ماس پر مبنی پاور جنریٹروں، ونڈ ملوں، مائیکرو ہائیڈرو پلانٹوں وغیرہ کے قیام کیلئے، 15 کروڑ روپے تک کے بین قرض فراہم کئے جائیں گے۔ بیرونی کاروباری قرض حاصل کرنے کے قواعد کو مزید لچبلا اور نرم بنایا گیا ہے تاکہ گرین پروجیکٹ اس ذریعے کا استعمال سرحد کے پار سے مالی وسائل بہم پہنچانے کیلئے کر سکیں۔ تمسکات اور ایکسچینج بورڈ آف انڈیا (ایس ای بی آئی) نے مئی 2017 میں گرین بونڈس کے اجراء کیلئے ایک فریم ورک بہم پہنچایا تھا۔
- ### بیرونی شعبہ:
- بھارت میں توازن ادائیگی کی صورتحال 2013-14 سے 2015-16 کے دوران تسلی بخش رہی، جو 2016-17 کے دوران مزید بہتر ہو گئی۔ یہ تمام قابل اطمینان صورتحال کم اور تخفیف شدہ تجارتی اور چالو کھاتہ خسارے کی وجہ سے رونما ہوئی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ معقول انداز میں پونجی کی آمد دیکھی گئی، جس کے نتیجے میں غیر ملکی زر مبادلہ میں مزید اضافہ ہوا۔
 - عالمی اقتصادی صورتحال کی سست روی کے باوجود بھارت سے کی جانے والی برآمدات 2 برسوں کے وقفے کے بعد 2016-17 کے دوران مثبت 12.3 فیصد کی شکل میں سامنے آئی۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ درآمدات میں 1.0 فیصد کی تخفیف واقع ہوئی اور اس کے نتیجے میں 2016-17 کے دوران تجارتی خسارہ 112.4 بلین امریکی ڈالر (مجموعی گھریلو پیداوار کا 5 فیصد) ہو گیا، جبکہ 2015-16 میں یہ خسارہ 130.1 بلین امریکی ڈالر (مجموعی گھریلو پیداوار کا 6.2 فیصد) رہا تھا۔
 - 2016-17 میں چالو کھاتہ خسارہ گھٹ کر مجموعی گھریلو پیداوار کے مقابلے میں افزوں طور پر 0.60 فیصد کے بقدر ہو گیا، جبکہ 2015-16 کے دوران یہ چالو کھاتہ خسارہ مجموعی گھریلو پیداوار کے مقابلے میں 1.1 فیصد رہا تھا اور اس کے نتیجے میں تجارتی خسارے میں بھی کمی واقع ہوئی اور خالص غیر مرئی آمدنی پر بھی اس کا اثر مرتب ہوا۔
 - 2016-17 کے دوران خالص سرمایہ آمدنی قدر گھٹ کر 36.8 بلین امریکی ڈالر (مجموعی گھریلو پیداوار کا 1.6 فیصد) ہو گئی، جبکہ اس سے پہلے کے سال میں یہ آمدنی 40.1 بلین امریکی ڈالر (مجموعی گھریلو پیداوار کا 1.9 فیصد) رہی تھی اور یہ تخفیف خاص طور پر این آر آئی ڈپوزٹس میں رونما ہونے والی تخفیف کی وجہ سے دیکھی گئی۔
 - 2016-17 کے دوران بھارت میں کی جانے والی مجموعی براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (ایف ڈی آئی) قابل ذکر حد تک بڑھ کر

- 60.2 بلین امریکی ڈالر کے بقدر ہو گئی، جبکہ 2016-16 میں یہ ایف ڈی آئی 55.6 بلین کے بقدر رہی تھی۔ 2015-16 کے دوران لکھنؤ ایف ڈی آئی انفلو (یعنی خالص بیرونی ایف ڈی آئی) 35.6 بلین امریکی ڈالر کے بقدر رہی تھی۔ تاہم 36.0 بلین امریکی ڈالر کے مقابلے میں اس میں 1.1 فیصد کی تخفیف واقع ہوئی۔
- 2017-18 (اپریل-جون) کے دوران 2 عددی برآمداتی شرح نمو 10.6 فیصد کی شرح پر حاصل ہوئی اور برآمداتی شرح نمو مثبت انداز سے گزشتہ 11 مہینوں کے دوران جاری رہی۔
- وہ اہم معیشتیں جو رواں چالو کھاتہ خسارے میں شمار ہوتی ہیں، ان میں بھارت، برازیل کے بعد دوسرا سب سے بڑا غیر ملکی زرمبادلہ کا حامل ملک ہے۔ 7 جولائی 2017 کو بھارت غیر ملکی زر مبادلہ ریزرو 386.4 بلین امریکی ڈالر کے بقدر تھا۔
- نومبر 2016 سے جنوری 2017 کے دوران لگاتار تخفیف سے ہمکنار رہنے کے بعد امریکی ڈالر کے مقابلے میں روپے کی اوسط ماہانہ شرح مبادلہ فروری سے جون 2017 کے دوران لگاتار اضافے سے ہمکنار ہوئی ہے۔ پاؤنڈ اسٹیلنگ، یورو اور جاپانی ین جیسی کرنسیوں میں ماہانہ اتار چڑھاؤ ہوتا رہا ہے۔ 2016-17 کے دوران روپے کی کارکردگی متعدد دیگر ای ایم ای کرنسیوں کے مقابلے میں بہتر رہی ہے۔
- 2016-17 کے دوران سال بہ سال کے لحاظ سے ایک اوسط زاویئے سے بھارتی روپیہ امریکی ڈالر کے مقابلے میں 2.4 فیصد گراوٹ کا شکار ہوا ہے۔ 6 اور 36 کرنسیوں کی باسکٹ کے مقابلے میں برائے نام مؤثر شرح مبادلہ (این ای ای آر) روپے کی شرح میں بالترتیب 0.5 فیصد اور 0.1 فیصد کی تخفیف واقع ہوئی ہے۔ تاہم اصل اثر انگیزی شرح مبادلہ (آی ای آر) کے معاملے میں 6 اور 36 کرنسیوں کی باسکٹ کے بالمقابل 2016-17 کے دوران روپے نے بالترتیب 2.7 فیصد اور 2.2 فیصد کا اضافہ درج کی۔
- مارچ 2016 کے آخر کے مقابلے میں مارچ 2017 کے آخر میں بھارت کے بیشتر بیرونی قرض انڈیکٹر بہتر رہے۔ مارچ 2017 کے آخر میں بھارت کا مجموعی بیرونی قرض اسٹاک 471.9 بلین امریکی ڈالر کے بقدر رہا اور اس میں مارچ 2016 کے مقابلے میں 13.1 بلین امریکی ڈالر (2.7 فیصد) کی تخفیف درج کی گئی۔ بیرونی قرض کا تناسب مجموعی گھریلو پیداوار کے مقابلے میں 23.5 فیصد سے گھٹ کر 20.2 فیصد ہو گیا، جبکہ غیر ملکی زر مبادلہ ذخائر نے بیرون قرض کیلئے 78.4 فیصد کی بالا دستی فراہم کی، جبکہ اس سے قبل یہ فیصد 74.3 فیصد رہی تھی۔ قرض خدمات تناسب 8.8 فیصد سے گھٹ کر 8.3 فیصد ہو گیا اور رعایتی قرض بیرونی قرض کے مقابلے میں 9.0 فیصد سے بڑھ کر 9.3 فیصد کی سطح پر پہنچ گیا۔ مختصر مدتی قرض (ریزیڈنٹل میچورٹی) مجموعی بیرون قرض کے مقابلے میں 42.7 فیصد سے گھٹ کر 41.5 فیصد ہو گیا۔ مختصر مدتی قرض (ریزیڈنٹل میچورٹی) غیر ملکی زر مبادلہ ذخائر کے مقابلے میں 57.4 فیصد سے گھٹ کر 52.9 فیصد ہو گیا۔ بیرونی قرض کو دیگر ملکوں کے ساتھ موازنہ کرنے پر یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ بھارت کی حالت دیگر ممالک کے مقابلے میں قدر بہتر ہے۔
- مطلع تجارت پر کچھ امید افزا آثار نمایاں ہو رہے ہیں اور اس کے ساتھ ہی ساتھ عالمی شرح تجارت میں 2017-18 کے دوران 8.3 فیصد اور 3.9 فیصد کا اضافے کے امکانا نظر آ رہے ہیں اور بھارت کی تجارتی شرح نمو میں بھی اضافے کا رجحان پایا جاتا ہے۔

زرعی اور خوراک انتظام

- بھارت میں اوسط فارم سائز چھوٹا ہے اور 1970-71 سے مائل بہ انحطاط ہے۔ چھوٹے آپریشنل قطع آراضی کی بہت کم تعداد ہے اور یہی قطعات آراضی زرعی آپریشنوں میں معیشت کے فوائد حاصل ہونے کے راستے میں رکاوٹ بن جاتے ہیں۔
- زراعت میں پیش رفت کیلئے ضروری ہے کہ اس کا تجزیہ مختلف فصلوں کے سلسلے میں عالمی پیداوار کے پس منظر میں کیا جائے اور اسی لحاظ سے کاشتکاروں کی آمدنی میں اضافے کے اقدامات کئے جائیں۔
- پیداواریت میں اضافے کیلئے قرض زراعت کے شعبے میں ایک اہم عنصر کی حیثیت رکھتا ہے۔ کاشتکاروں کیلئے غیر رسمی وسائل کے ذریعے حاصل ہونے والے قرضے باعث تشویش ہیں۔ زرعی قرضوں کی تقسیم میں علاقائی عدم مساوات پائی جاتی ہے۔ اس کا حل نکالا جانا بھی لازمی ہے۔
- باغبانی کے شعبے میں بھارت کو جو کلیدی چنوتیاں درپیش ہیں، ان میں باغبانی کی فصل تیار ہونے کے بعد لاحق ہونے والے خسارے، کوالٹی، پودہ کاری اور سازوسامان کی دستیابی اور چھوٹے کاشتکاروں کے معاملے میں باغبانی پیداوار کی منڈی تک رسائی جیسی چیزیں شامل ہیں۔

صنعت اور بنیادی ڈھانچہ

- صنعتی کارکردگی میں 2015-16 کے دوران 8.8 فیصد رہی تھی۔ 2016-17 کے دوران یہ 5.7 فیصد رہ گئی۔
- صنعتی پیداوار کے عدد اشاریہ (آئی آئی پی) نئی سیریز 2011-12 میں 2016-17 کے دوران مجموعی آئی آئی پی میں گزشتہ برس کی 3.4 فیصد کے مقابلے میں 5 فیصد کی شرح اضافہ دکھائی گئی ہے۔
- 2016-17 کے دوران 8 بنیادی صنعتوں کی شرح نمو 2015-16 کی 3.0 فیصد کے مقابلے میں 4.8 فیصد کے بقدر رہی ہے۔ حکومت نے 2016 کے دوران بھارتی منڈیوں میں اس میں فولاد کی ڈمپنگ کو روکنے کیلئے کم از کم درآمدی قیمت یعنی ایم آئی پی متعارف کرائی تھی۔ حکومت کی جانب سے کئے گئے اقدامات کے نتائج سامنے آنے لگے ہیں اور اب 2016-17 کے دوران بھارت کی جانب سے کی جانے والی فولاد کی درآمد میں 36.2 فیصد کی کمی واقع ہوئی ہے اور برآمدات میں 102 فیصد کا اضافہ درج کیا گیا ہے۔
- ملبوسات کا شعبہ بڑے پیمانے پر روزگار کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ خصوصاً خواتین کو روزگار دیتا ہے۔ حکومت نے 22 جون 2016 کو ملبوسات اور کپڑے کے شعبے کیلئے 6 ہزار کروڑ روپے کا خصوصی پیکیج منظور کیا تھا۔ نومبر 2016 میں اس پیکیج کے اجراء کے بعد ملبوسات کی برآمدات میں واضح اضافہ دیکھا گیا ہے۔
- حکومت کی جانب سے کئے گئے اقدامات کے نتیجے میں 2016-17 کے مالی سال میں 43.4 بلین امریکی ڈالر کے بقدر کی براہ

راست غیر ملکی سرمایہ کاری سے وابستہ سرمایہ حصص بھارت کو حاصل ہوا ہے، جو اب تک کے کسی بھی براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری، سرمایہ حصص سے زائد ہے۔

- بھارت عمدگی کے حامل نقل و حمل سے متعلق بنیادی ڈھانچے کی فراہمی کے مقابلے میں متعدد ابھرتی معیشتوں کی صف میں کہیں آگے کھڑا ہے۔
- 2016-17 کے دوران بھارت ریلوے نے 2015-16 کے مقابلے میں 104339 کروڑ روپے (پی) کی مال بھاڑا آمدنی درج کی۔ یہ آمدنی اس سال کے دوران زیادہ مقدار میں کم مال بھاڑے والے سازو سامان کے نقل و حمل سے حاصل ہوئی 2016-17 کے دوران مسافر آمدنی 46280 کروڑ (پی) رجسٹر کی گئی اور اس 4.5 فیصد کا اضافہ درج کیا گیا۔
- بھارتی گھریلو ایئرلائنیں ایسی ہیں، جو بھارت سے آنے اور جانے والے بین الاقوامی ٹریفک کے مقابلے میں بہت کم شیئر کی حامل ہیں۔ اس فقدان کی وجوہات میں ایئرلائنوں کے ذریعے فضائی گنجائش کا محض چھٹویں حصے کا استعمال، غیر ممالک کے ساتھ باہمی ہوائی خدمات معاہدوں کیلئے صلاحیت میں اضافے کے استحقاق کی توسیع سے متعلق معاہدات، بھارت کے اندر بھارت کی اپنی صلاحیت، استحقاق کا نسبتاً کم استعمال، 0.20 قواعد اور جہازوں کی تعداد سے متعلق بندشیں وغیرہ اس کیلئے ذمہ دار ہیں۔
- حکومت نے 20 نومبر 2015 کو بجلی کی تقسیم سے وابستہ کمپنیوں کیلئے مالی ٹرن اراؤنڈ کے سلسلے میں یو ڈی اے وائی اسکیم کا آغاز کیا تھا۔ 26 ریاستوں اور ایک مرکز کے انتظام علاقے نے اب تک 3.82 لاکھ کروڑ روپے کے مجموعی بقیہ جات قرض کے معاملے میں یو ڈی اے وائی اسکیم کے تحت شمولیت اختیار کی ہے۔ 15 ریاستوں نے 2.09 لاکھ کروڑ روپے کے یو ڈی اے وائی بونڈ جاری کئے ہیں اور ڈسکوم نے 0.23 لاکھ کروڑ روپے کے بقدر کے بونڈ جاری کئے ہیں۔
- یو ڈی اے وائی متعارف کرائے جانے کے بعد اے ٹی اینڈ سی خسارے سے متعلق قومی اوسط (تمام یو ڈی اے وائی ریاستیں) 2016 کے مالی سال کے 21.1 فیصد سے گھٹ کر 2017 کے مالی سال میں گھٹ کر 20.2 فیصد ہو گیا ہے۔ بلنگ اثر انگیزی 2015-16 کے دوران 2 فیصد بڑھ کر 81 فیصد ہو گئی اور 2016-17 کے دوران کل ہند سطح پر بڑھ کر 83 فیصد ہو گئی۔ 15 ریاستوں نے 2017-18 کے مالی سال کیلئے محصولات پر نظر ثانی کی ہے۔
- اسمارٹ شہروں کے مشن کے تحت اپریل 2017 تک 941 کروڑ روپے کے 57 پروجیکٹ پہلے ہی مکمل ہو چکے ہیں۔ 2018 کے دوران 15307 کروڑ روپے کے 462 پروجیکٹس اس صورت میں مکمل ہو جائیں گے، جب زیر نفاذ تمام پروجیکٹ اور وہ پروجیکٹ جن کیلئے ٹینڈر جاری کئے جا چکے ہیں، معینہ مدت کی پابندی کرتے ہوئے مکمل کر لئے جائیں۔

خدمات کا شعبہ:

- خدمات کا شعبہ بھارت کی معیشت کی نمو کیلئے ایک کلیدی ذریعہ ہے اور یہ شعبہ ایسا ہے، جس نے 2016-17 کے دوران مجموعی طور پر شرح نمو میں 62 فیصد کا تعاون دیا ہے۔ تاہم 2016-17 کے دوران اس شعبے کی شرح نمو گزشتہ برس کی 9.7 فیصد کے مقابلے میں گھٹ کر 7.7 فیصد ہو گئی ہے۔ اگرچہ یہ شرح نمو دیگر 2 شعبوں کے مقابلے میں اب بھی زیادہ ہے اور 15 معیشتوں کے مقابلے میں تقریباً سرفہرست ہے۔
- خدمات کے شعبے میں شرح نمو میں رونما ہونے والی تخفیف بیشتر اس وجہ سے واقع ہوئی، کیونکہ خدمات کے دو زمروں یعنی تجارت، ہوٹل، نقل و حمل، مواصلات اور وہ خدمات، جن کا تعلق براڈکاسٹنگ (7.8 فیصد)، مالی امور، زمین جائیداد اور پیشہ ورانہ خدمات (5.7 فیصد) میں انحطاط رونما ہوا۔ رواں قیمتوں کی بنیاد پر مجموعی پونجی اطلاعات کے معاملے میں خدمات کے شعبے کا حصص لگاتار اضافے سے ہمکنار ہوا ہے اور اس شعبے میں گزشتہ چار برسوں کے دوران اضافہ درج ہوا ہے۔ چنانچہ 2011-12 کے دوران 53.3 فیصد کا اضافہ درج کیا گیا، جو 2015-16 کے دوران بڑھ کر 60.3 فیصد ہو گیا۔
- 2014-15 اور 2015-16 کے دوران براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری حصص میں عام طور پر ایک قابل ذکر اضافہ (27.3 فیصد اور 29.3 فیصد) درج کیا گیا۔ خدمات کے شعبے میں بطور خاص (67.3 فیصد اور 64.3 فیصد) 15 سرکردہ خدمات کے سلسلے میں (اضافہ درج کیا گیا ہے۔ تاہم 2016-17 کے دوران ایف ڈی آئی سرمایہ حصص کی شرح نمو میں قدر تخفیف واقع ہوئی اور خدمات کے شعبے میں (15 سرکردہ خدمات) تخفیف رونما ہوئی۔
- بھارت اور دنیا کی خدمات برآمدات کے رجحانات کی شرح نمو بحران سے قبل کی مدت میں تقریباً سپاٹ تھی، جبکہ بحران کے بعد کی مدت میں بھارت کے خدمات کے شعبے میں شرح نمو، عالمی خدمات برآمدات شرح نمو کے مقابلے میں تیزی گھٹی ہے۔ 17-2016 میں خدمات برآمدات کے شعبے نے 5.7 فیصد کی شرح نمو درج کی اور کچھ اہم شعبوں مثلاً نقل و حمل، کاروباری خدمات اور مالی خدمات میں اضافے کا رجحان نظر آیا۔ سفر کے معاملے میں اچھی شرح نمو دیکھی گئی۔ تاہم سافٹ ویئر خدمات کی برآمدات جو مجموعی خدمات کے مقابلے میں 43.2 فیصد کے بقدر کا تعاون دیتی ہیں، ان میں تھوڑا سا تخفیف یعنی 0.7 فیصد کا انحطاط دیکھا گیا۔
- بھارت کے خدمات شعبے کی کارکردگی 2016-17 کے دوران عالمی تجارت کے ساتھ ساتھ تخفیف کا شکار ہوئی ہے۔ تاہم کچھ خدمات بھارت کی معیشت کی شرح اضافہ میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ ٹیلی مواصلات کے شعبے میں ٹیلی مواصلات کنکشنوں میں اضافہ درج کیا گیا ہے، جس سے جیو ایکٹ کا اظہار ہوتا ہے۔ ہوابازی کے شعبے میں بطور خاص گھریلو اڑانوں، سیاحت سے متعلق خدمات، خصوصاً غیر ملکی زرمبادلہ آمدنی اور اطلاعاتی ٹیکنالوجی، کاروباری عمل انتظام (آئی ٹی - بی پی ایم) وغیرہ میں کمپیوٹر سافٹ ویئر کی شرح نمو میں تخفیف کے باوجود اچھی کارکردگی دیکھی گئی ہے۔
- سیاحت کی وزارت کی جانب سے فراہم کردہ اعداد و شمار کے مطابق 2016 کے دوران سیاحوں کی آمد میں 9.7 فیصد کا اضافہ درج کیا گیا اور سیاحت کے توسط سے غیر ملکی زر مبادلہ آمدنی (ایف ای ای) امریکی ڈالروں کے زمرے میں 8.8 فیصد کے اضافے سے ہمکنار ہوئی۔ حکومت نے ملک کے شعبے کو فروغ دینے کیلئے مختلف اقدامات کئے ہیں، جن میں 161 ممالک کے شہریوں کیلئے ای-ویزا کے سہولت کی فراہمی، بھارت کو سال کے 365 دن سیاحت کی منزل والے ملک کی شبیہ کے ساتھ پیش کرنا، کثیر لسانی سیاحتی انفلوئنس کا آغاز، اور سوؤچہ پریٹن موبائل ایپ جیسے اقدامات شامل ہیں۔

• این اے ایس ایس سی او ایم کے مطابق 2016-17 میں بھارت کی مجموعی مالی آمدنی آئی ٹی بی پی ایم کے شعبے میں (برآمدات اور گھریلو) ہارڈ ویئر کو شامل کرے اور ہارڈ ویئر کو نکال کے 154 بلین امریکی ڈالر اور 140 بلین امریکی ڈالر تک کے بقدر تک پہنچنے کی امید ہے اور اس طرح سے بالترتیب 7.8 فیصد اور 8.1 فیصد کی شرح اضافہ متوقع ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ آئی ٹی-بی پی ایم برآمدات 117 بلین امریکی ڈالر کے بقدر تک پہنچ جائیں گی اور ان کی شرح اضافہ 7.6 فیصد تک کی ہوگی۔ دریں اثناء حکومت ہند نے بڑی تیزی سے حکومت کے مابین اور حکومت سے شہریوں کی خدمات کیلئے ٹیکنالوجیوں کو فراہمی کے پلیٹ فارم کے طور پر اپنانا شروع کیا ہے۔ آئی ٹی بی پی ایم منڈی کیلئے یہ ایک زبردست مہمیز ہوگی۔

زمین و جائیداد سے متعلق شعبہ، جس میں ملکیت اور رہائش دونوں شامل ہیں، 2015-16 کے دوران وہ بھارت کی مجموعی جی وی اے میں 7.6 فیصد کے حصص کے حامل رہی ہیں۔ اس شعبے کی شرح اضافہ گزشتہ تین برسوں کے دوران انحطاط کا شکار رہی ہے۔ 14-2013 میں یہ 7.5 فیصد تھی، جو 2014-15 میں گھٹ کر 6.7 فیصد ہو گئی اور 2015-16 کے دوران گھٹ کر 4.5 فیصد تک رہ گئی۔ کم مطالبے، کے باوجود رہائشی قیمتیں اپنا بیج بی ریزیڈیکس کے ساتھ نہیں گھٹیں، بلکہ 2016-17 کی چوتھی سہ ماہی کے دوران 2015-16 کی چوتھی سہ ماہی کے مقابلے میں 50 شہروں میں سے 33 شہروں میں قیمتوں میں اضافے کا رجحان دیکھا گیا۔

• سیارچہ نقشہ بندی اور سیارچوں کو داغے جانے سے متعلق خدمات دو ایسے شعبے ہیں، جہاں بھارت اپنی الگ پہنچان بنا رہا ہے اور مستقبل میں ان دونوں شعبوں میں زبردست مضمرات پنہاں ہیں۔ گزشتہ 5 برسوں کے دوران بھارت نے سیارچہ نقشہ بندی سے، جس قدر غیر ملکی زر مبادلہ حاصل کیا ہے، 100 کروڑ روپے سے زائد ہے۔ سیارچہ داغنے کی خدمات کی برآمدات سے بھارت کو جس قدر غیر ملکی زر مبادلہ حاصل ہوا ہے، اس میں 2015-16 اور 2016-17 کے دوران قابل ذکر اضافہ دیکھا گیا ہے اور اس کے نتیجے میں عالمی سیارچہ داغے جانے کی خدمات سے حاصل ہونے والے مالیائے کے زمرے میں بھارت کے حصے میں اضافہ درج کیا گیا ہے۔ بھارت میں خدمات کے شعبے کی شرح نمو، جو عالمی مالی بحران کے دوران بھی بہترین لچک کی حامل رہی تھی، اس میں حالیہ وقت میں ہلکی سی تخفیف دیکھی گئی ہے۔ تاہم حالیہ مہینوں میں اس شعبے کے کچھ حصوں میں اضافے کے رجحان دیکھے گئے ہیں اور یہ شعبہ بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔

بنیادی ڈھانچہ، روزگار اور انسانی ترقیات۔

- پرائمری تعلیم کے شعبے میں کوالٹی لرننگ میں رونما ہونے والا انحطاط اور ثانوی تعلیم کے شعبے میں درج رجسٹر ہونے والے طلبہ کی نشان زد تعداد کا حصول ایک چنوتی ہے۔
- بھارت میں روزگار اپنے ڈھانچے کے لحاظ سے ایک زبردست چنوتی پیش کرتا ہے۔ روزگار بڑے پیمانے پر غیر رسمی، غیر منظم شعبے اور سیزنل کارکنان سے مربوط ہے۔ اس کے تحت بڑے پیمانے پر ناکافی روزگار، ہنرمندی کی قلت ہے اور لیبر منڈیوں پر سخت گیر لیبر قوانین کے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور اس کے نتیجے میں ٹھیکہ مزدوری وجود میں آتی ہے۔
- بھارت میں حفظانِ صحت کا شعبہ عوامی صحت عامہ کی خدمات میں رونما ہونے والے انحطاط کی وجہ سے متعدد چنوتیوں کا شکار رہا ہے۔ صحت کے مد میں حیثیت سے بڑھ کر خرچ، حفظانِ صحت سے متعلق خدمات تک واجبی اخراجات کے ساتھ رسائی حاصل کرنا، بہت ساری چنوتیوں میں سے چند چنوتیاں ہیں۔
- حکومت کا سوؤچہ بھارت مشن اپنے آغاز کے بعد سے اب تک کی مدت میں قابل ذکر پیش رفت سے ہمکنار ہوا ہے۔ صفائی ستھرائی پر خصوصی توجہ اور کھلے آسمان کے نیچے رفع حاجت کے طریقے کو ترک کرنے کے معاملے میں قابل ذکر تخفیف رونما ہوئی ہے اور جتنی تعداد میں پہلے لوگ کھلے آسمان کے نیچے رفع حاجت کیلئے جاتے تھے اب اس تعداد میں تخفیف واقع ہوئی ہے اور یہ تعداد گھٹ کر 35 کروڑ سے بھی کم رہ گئی ہے۔

م ن - ک ا

U-3959

